توجہ دلاؤ نوٹس

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(دفتری استعمال کیلئے)

SECY:......................	اجلاس نمبر : ....
A.S(I):......................	اندراج نمبر : ....
D.S(L)......................	تاریخ وصولی : ....
A.S(L)......................	وقت : ....
SUPDT(L).............	

دستخط :رکن صوبائی اسمبلی پنجاب ....

نام: .... **حلقہ نمبر**:.................

نوٹ:
(1) صرف وہی دستخط قابل قبول ہوں گے جو رکن نے حلف رجسٹر پر ثبت کئے ہیں۔
(2) توجہ دلاؤ نوٹس کے مضمون کے لئے اضافی کاغذ استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔
(3) توجہ دلاؤ نوٹس پیش کرنے کی غرض سے متعلق شرائط و قیود صفحہ کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق شرائط و قیود

-62 توجہ دلاؤ نوٹس کا طریق کار : (1) سپیکر کی اجازت سے کوئی رکن ''توجہ دلاؤ نوٹس'' کے ذریعے صوبے میں امن عامہ سے متعلق کسی معاملے کے بارے میں وزیر اعلیٰ سے سوال کرسکتا ہے۔

وضاحت: ''توجہ دلاؤ نوٹس'' سے مراد ایسا نوٹس ہے جس کے ذریعے امن عامہ سے متعلق اہمیت عامہ کا کوئی خصوصی سوال اٹھایا جاسکے۔

(2) ''توجہ دلاؤ نوٹس'' وزیر اعلیٰ کے نام سوال کی صورت میں ہوگا اور تحریری طور پر سیکرٹری کو اس روز کے اجلاس شروع ہونے سے کم از کم اڑتالیس گھنٹے پہلے دیا جائے گا جس روز اسے پیش کیا جانا مطلوب ہو۔

-63 سوال کی اجازت: (1) قاعدہ 62 کے تحت کوئی سوال دریافت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی تا آنکہ۔

(اے) یہ کسی حالیہ اور فوری اہمیت عامہ کے کسی مخصوص معاملے سے تعلق رکھتا ہو۔ نیز

(بی) یہ قاعدہ 48 میں مندرج شرائط پر پورا اترتا ہو۔

(2) کوئی رکن کسی اجلاس میں ایک سے زائد سوال نہیں پوچھے گا۔

[48- سوالات کی اجازت: کسی سوال کے دریافت کرنے کی اجازت لازمی طور پر مندرجہ ذیل شرائط کے تابع دی جائے گی یعنی کہ:

(اے) اس میں کوئی نام یا بیان شامل نہ ہو ماسوائے اس صورت کے کہ وہ سوال کو قابل فہم بنانے کے لئے از حد ضروری ہو۔

(بی) اگر اس میں کوئی بیان شامل ہو تو اس رکن نے خود کو اس بیان کی صداقت کا ذمہ دار ٹھہرایا ہو۔

(سی) اس میں دلائل، استنباط، طنزیہ فقرے، الزام، برے القاب یا ہتک آمیز بیانات شامل نہ ہوں۔

(ڈی) اس میں کسی دقیق قانونی نکتے یا کسی مفروضی مسئلے کے بارے میں اظہار رائے یا اس کا حل دریافت نہ کیا گیا ہو۔

(ای) اس میں کسی شخص کے چال چلن یا کردار کے بارے میں، ماسوائے اس صورت کے کہ ایسا اس کی سرکاری یا عوامی حیثیت سے متعلق ہو، کوئی حوالہ نہ دیا گیا ہو اور نہ اس میں کسی شخص کے چال چلن یا کردار کے ایسے پہلو کا حوالہ ہی دیا گیا ہو جس پر صرف باضابطہ تحریک کے ذریعے بحث کی جاسکتی ہو۔

(ایف) یہ زیادہ طویل نہ ہو۔

(جی) یہ ایسے امور کے بارے میں نہ ہو جن سے حکومت کا بنیادی طور پر کوئی تعلق نہ ہو۔

(ایچ) اس کے ذریعے ایسے اداروں یا اشخاص کے زیر انتظام امور کے بارے میں معلومات دریافت نہ کی گئی ہوں جو ماسوائے اس صورت کے کہ ایسے اداروں یا اشخاص سے حکومت کا مالی مفاد وابستہ ہو، حکومت کے سامنے اصلاً جوابدہ نہ ہوں۔

(آئی) اس میں ایسے معاملات کے بارے میں جو کسی کمیٹی کے زیر غور ہوں، کوئی معلومات طلب نہ کی گئی ہوں اور نہ اس میں ایسی کمیٹی کی کارروائی کے بارے میں ہی پوچھا گیا ہو تاوقتیکہ ایسی کارروائی کمیٹی کی رپورٹ کی صورت میں اسمبلی کے روبرو پیش نہ کردی گئی ہو۔

(جے) اس میں کسی کے ذاتی کردار پر الزام نہ لگایا گیا ہو اور نہ اس سے الزام تراشی کا کوئی پہلو ہی نکلتا ہو۔

(کے) اس میں پالیسی سے متعلق ایسے نکات نہ اٹھائے گئے ہوں جو سوال کے جواب کی حدود میں نہ سماسکتے ہوں۔

(ایل) اس میں ایسے سوالات فی نفسہ نہ دہرائے گئے ہوں، جن کا جواب پیشتر ازیں دیا جاچکا ہو۔

(ایم) غیر اہم، دل آزار، بے معنی اور مبہم نہ ہو۔

(این) اس کے ذریعے کوئی ایسی معلومات طلب نہ کی گئی ہوں جو ایسی دستاویزات میں موجود ہوں جن سے عوام بآسانی استفادہ کرسکتے ہوں یا جو عام حوالہ جاتی کتب میں دستیاب ہوسکتی ہوں۔

(او) اس میں کسی اخبار کا ذکر نام لے کر نہ کیا گیا ہو اور اس میں یہ بات دریافت نہ کی گئی ہو کہ آیا اخبارات میں شائع شدہ بیانات یا غیر سرکاری افراد یا اداروں کے بیانات صحیح ہیں۔

(پی) اس سے کابینہ کی بحثوں یا گورنر کو دیئے گئے کسی مشورے، یا کسی ایسے امر، جس سے متعلق کسی معلومات کا اظہار از روئے آئین و قانون ممنوع ہو، کے بارے میں معلومات حاصل نہ کی گئی ہوں۔

(کیو) اس میں

(i) گورنر یا سپریم کورٹ یا ہائیکورٹ کے کسی جج کے رویے پر کسی قسم کی رائے زنی نہ کی گئی ہو،

(ii) اسمبلی کے فیصلوں پر نکتہ چینی نہ کی گئی ہو،

(iii) عمومی طور پر ماضی بعید کی معلومات یا کسی معاملے کے بارے میں دریافت نہ کیا گیا ہو،

(iv) ایسے معاملات کے متعلق معلومات طلب نہ کی گئی ہوں جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے خفیہ یا حساس ہوں،

(v) پاکستان میں قائم کسی عدالت یا آئینی ٹریبونل کے کسی فیصلے پر رائے زنی نہ کی گئی ہو یا ایسے ریمارکس نہ دیئے گئے ہوں جن سے کسی زیر سماعت معاملے پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہو،

(vi) عدالت میں زیر سماعت کسی معاملے کے بارے میں دریافت نہ کیا گیا ہو،

(vii) کسی غیر ملک کے بارے میں ناشائستہ کلمات موجود نہ ہوں۔